احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 13 نومبر 2012ء 27 ذوالحج 1433 ہجری 13 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 262

منگل 13 نومبر 2012ء

خطبہ نمبر 46

میں روک کر نہیں رکھتا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا اور آپؐ نے ان کو دیا انہوں نے پھر مانگا اور آپؐ نے ان کو دیا یہاں تک کہ سب (مال) جو آپؐ کے ساتھ تھا ختم ہو گیا آپ نے ان کو جب آپؐ سب کچھ جو آپؐ کے ہاتھ میں تھا خرچ کر چکے فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوتا ہے وہ میں تم سے روک کر نہیں رکھتا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف حدیث نمبر:1376)

احمدی کا مطمح نظر نیکیوں میں سبقت لے جانا اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ تحریک جدید کے 79ویں سال کے آغاز کا اعلان

احمدیت اشاعت دین، انسانیت کی خدمت، نیکیاں پھیلانے اور دنیا میں رحمت بکھیرنے کیلئے قائم ہوئی ہے

سال گزشتہ میں پاکستان اپنی پوزیشن پر قائم ہے اس کے بعد امریکہ، جرمنی اور پھر برطانیہ رہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 نومبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت 149 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ ہر انسان کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جس کو حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔ برائیاں کرنے والوں کا بھی کوئی مقصد ہوتا ہے چاہے وہ برے نتائج پیدا کرنے والا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ ایک حقیقی مومن جو خدا تعالیٰ کے حقیقی مذہب پر عمل کرنے والا ہے اس کا خدا تعالیٰ نے یہ مطمح نظر ٹھہرایا ہے کہ **فاستبقوا الخیرات** یعنی ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنا۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ نیکیوں کے معیار کو بلند تر کرتا چلا جائے اور دوسروں سے ان نیکیوں کے کرنے میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہے نیز اپنے ساتھی جو پیچھے رہ جانے والے ہیں ان کو بھی ساتھ لے کر چلے تاکہ جماعت کی ترقی کا پہیہ تیزی سے آگے کی طرف چلتا چلا جائے۔ جماعت احمدیہ اس خیر کو پھیلانے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے اور اس خیر میں حقوق اللہ، حقوق العباد، عبادات اور مخلوق اور کل عالم انسانیت کی خدمت بھی ہے۔ انسانیت کی خدمت نیکیاں پھیلانے اور رحمت بکھیرنے سے ہی ہوتی۔ نفرتوں کے پھیلانے سے نہیں ہوتی۔ پس آج جماعت احمدیہ من حیث الجماعت ہی رحمۃ للعالمینؐ کی رحمت سے دنیا کو حصہ دلانے اور نیکیاں بکھیرنے کیلئے ہر وقت کوشاں ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک میں خدمت انسانیت کے کاموں کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا مشن کوئی معمولی مشن نہیں اور جو عہد ہم نے حضرت مسیح موعود سے باندھا ہے وہ کوئی معمولی عہد نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے مقرر کردہ مطمح نظر کو حاصل کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جن نیکیوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو حکم دیا ہے ان میں سے ایک انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے۔ مالی قربانی بھی ان مقاصد یعنی اشاعت دین اور خدمت انسانیت کے لئے ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ گزشتہ سوا سو سال سے ان مقاصد کے حصول کیلئے افراد جماعت مالی قربانیاں کرتے چلے جا رہے ہیں کیونکہ وہ اپنا مطمح نظر فاستبقوا الخیرات کو بناتے ہیں۔ استقلال کے ساتھ ان قربانیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ جماعت میں علاوہ مستقل چندوں کے تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں اس کے لئے بھی قربانی جماعت کے افراد بہت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندے تمام کے تمام مرکزی چندے ہیں۔ حضور انور نے مرکزی پراجیکٹس کی تفصیلات اور مرکزی چندوں کے مصرف بیان فرمائے اور ضمناً یہاں حضور انور نے ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی فرمایا۔ حضور انور نے افریقہ میں اپنی مدد آپ کے تحت تکمیل پانے والے بعض پراجیکٹس کے بارے میں چند واقعات بھی پیش فرمائے۔ فرمایا کہ امیر ممالک کے احمدی یہ خیال نہ کریں کہ شاید غریب ممالک مکمل طور پر مرکز پر انحصار کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنی توفیق سے بڑھ کر یہ لوگ قربانیاں کر رہے ہیں۔

حضور انور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک جدید کا 78واں سال 31/اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا اور یکم نومبر سے 79واں سال شروع ہو چکا ہے۔ پاکستان باوجود اپنے حالات کے اپنی پوزیشن پر قائم ہے اس کے بعد بڑی جماعتوں میں امریکہ، جرمنی اور پھر برطانیہ رہے۔ پاکستان کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے بڑی جماعتوں میں اول لاہور، دوم ربوہ اور سوم کراچی ہے۔ افریقہ کی جماعتوں میں نمبر 1 گھانا، پھر نائیجیریا اور تیسرے نمبر پر ماریشس ہے۔ شاملین کی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے نائیجیریا دنیا بھر کی جماعتوں میں سب سے آگے ہے۔ پوری دنیا میں تحریک جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد 9 لاکھ 11 ہزار ہو گئی ہے۔ حضور انور نے پاکستان کی جماعتوں کے علاوہ بعض دیگر ممالک کی اندرونی جماعتوں کی پوزیشنز بھی بیان فرمائیں۔ حضور انور نے تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے کے نتیجے میں نازل ہونے والی برکات اور افضال الٰہیہ کے چند واقعات جو مختلف جماعتوں نے لکھے وہ پیش فرمائے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ امراء اور امیر جماعتیں اپنے کمزور بھائیوں اور چھوٹی جماعتوں کو ہمیشہ اپنے ساتھ آگے بڑھانے اور جماعتی ترقی کی روح کو قائم رکھنے والے ہوں۔ آمین

مکرم منظور احمد صاحب کوئٹہ

راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کوئٹہ کے علاقے سیٹلائٹ ٹاؤن میں مذہبی منافرت کی بنا پر مورخہ 11 نومبر 2012ء کو نوجوان احمدی تاجر مکرم منظور احمد صاحب کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنا دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق مکرم منظور احمد صاحب اپنے گھر کے قریب واقع اپنی دکان پر پیدل جا رہے تھے کہ دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ ان کی پیشانی پر دو گولیاں لگیں جس سے وہ موقع پر جاں بحق ہو گئے۔ مرحوم جماعت احمدیہ کوئٹہ کے نمایاں فرد تھے۔ ان کی عمر 33 سال تھی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس افسوسناک واقعہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال 2012ء میں احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ میں تیزی آئی ہے اور جماعت کے نمایاں عہدیداروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے ایک تسلسل کے بعد کوئٹہ میں نوجوان احمدی کے قتل سے واضح ہوتا ہے کہ شر پسند عناصر ملک کے مختلف حصوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف متشدد کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دیگر حصوں میں احمدیوں کے خلاف نفرت پر مبنی اشتعال انگیز لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کھلے عام جاری ہے اور متعدد بار انتظامیہ کو اس جانب توجہ مبذول کرائی جا چکی ہے لیکن انتظامیہ کی جانب سے کبھی ٹھوس کارروائی دیکھنے میں نہیں آئی۔

حضرت عیسیٰؑ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں

کونے کا پتھر

حضرت مسیح علیہ السلام نے یہودی علماء سے فرمایا۔

کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک قوم کو جو اس کا میوہ لاوے دی جائے گی۔ جو اس پتھر پر گرے گا چُور ہو جائے گا۔ جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اس کی یہ تمثیلیں سنیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے ہی حق میں کہتا ہے اور انہوں نے چاہا کہ اسے پکڑ لیں پر عوام سے ڈرے کیونکہ وے اسے نبی جانتے تھے۔ (متی باب 21 آیت 42 تا 46)

اس پیشگوئی میں بنو اسحٰق سے نبوت بنو اسماعیل کی طرف منتقل ہونے اور رسول اللہؐ کا تذکرہ ہے۔

(تفصیل کیلئے دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ :96)

انگورستان کی تمثیل

حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک تمثیل بیان کی کہ

ایک شخص نے انگورستان لگایا اور جب پھل کا موسم آیا تو اس نے نوکروں کو باغبانوں کے پاس بھیجا۔ لیکن انہوں نے نوکروں کو مارا پیٹا مالک نے پہلے سے بہتر نوکروں کو بھیجا مگر انہوں نے ان سے بھی وہی سلوک کیا پھر مالک نے اپنے بیٹے کو بھیجا مگر باغبانوں نے اسے قتل کر دیا۔ اب انگورستان کا مالک آئے گا اور بدوں کو سزا دے گا اور باغ کو ایسے لوگوں کے سپرد کرے گا جو اسے موسم پر میوہ پہنچا دیں۔

(متی باب 21 آیت 33 تا 41)

اس پیشگوئی میں انبیاء کے لمبے سلسلہ، پھر حضرت مسیح اور پھر رسول کریم ﷺ کی آمد کا ذکر ہے۔

(تفصیل کیلئے دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 96)

روح حق کی بشارت

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ”میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آئے گا پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیج دوں گا اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی۔ لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کریگی۔ اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاوے گی۔“

(یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14)

ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح کے بعد وہ تسلی دینے والا موعود ظاہر ہوگا اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس کی الہامی کتاب میں کوئی انسانی کلام نہیں ہوگا بلکہ شروع سے لے کر آخر تک خدائی کلام ہی اس میں ہوگا۔

(تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ :99)

باپ کا موعود

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا۔

اور دیکھو میں اپنے باپ کے اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں لیکن جب تک عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہوں یروشلم میں ٹھہرو۔

(لوقا باب 24 آیت 49)

اس پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بعد ایک موعود ظاہر ہونے والا تھا مگر وہ کون موعود ہے سوائے رسول کریم ﷺ کے آج تک کوئی شخص بھی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کا مدعی نہیں ہوا۔

(تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ :99)

افق تا افق

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا:۔

جیسے بجلی مشرق سے مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کی آمد ہوگی...... وہ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھیں گے تب وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ آسمان کے افق سے لے کر افق تک چاروں طرف سے اس کے برگزیدوں کو جمع کریں گے۔

(انجیل متی باب 24 آیت 27`30`31)

نعت رسولؐ

محمدؐ کی جو بھی جبیں دیکھتے ہیں
وہ چاند اور سورج نہیں دیکھتے ہیں

مدینے کی جو سر زمیں دیکھتے ہیں
زمیں پر وہ خلد بریں دیکھتے ہیں

جو قوسین کی ہیں تجلّی کے شیدا
وہ ایمن کا جلوہ نہیں دیکھتے ہیں

مقام محمدؐ ہے سدرہ سے اونچا
مگر پھر بھی دل میں مکیں دیکھتے ہیں

جلالی ہو جلوہ کہ ہو وہ جمالی
ہر اک نقش ان کا حسیں دیکھتے ہیں

جو ہیں دیکھ لیتے مدینے کی گلیاں
سوئے کہکشاں وہ نہیں دیکھتے ہیں

جو ”شق القمر“ والی انگشت دیکھیں
وہ موسیٰ کی کب آستیں دیکھتے ہیں

جو ہیں دیکھتے ان کی پُر جذب سیرت
اِدھر یا اُدھر وہ نہیں دیکھتے ہیں

جو ہیں دیکھتے نقشِ پائے محمدؐ
خدا کو بچشم یقیں دیکھتے ہیں

مرا دل خوشی سے ہے بلیوں اُچھلتا
وہ جب میرا قلبِ حزیں دیکھتے ہیں

اگر بچ گیا ہوں میں ان کی نظر میں
تو پھر کیوں مجھے نکتہ چیں دیکھتے ہیں

عبدالسلام

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا سلسلہ اس سال ایک نئی شان سے یورپ میں بھی اور افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ہمیں نظر آیا اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں بھی ہر ایک نے مشاہدہ کیا

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش جو جماعت احمدیہ پر ہو رہی ہے یہ ہمیں یہ حوصلہ دلاتی ہے، تسلی دلاتی ہے کہ ہم من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اُس کے شکر گزار ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے لئے شکر گزاری کا حق تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے جانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو ہم حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں

مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں، جلسہ کی برکات کو یہاں شامل ہونے والوں نے محسوس کیا جیسا کہ میں نے کہا اور دنیا میں ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے بھی محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کے حقیقی شکر گزار ہوتے ہیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد پر شکر گزاری کے مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بعض کمیوں کو دور کرنے اور انتظامات کو مزید بہتر بناتے چلے جانے کے لئے اہم نصائح

مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب اور مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب اور مکرمہ وہے مریم کوریاباہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور ملک محمد اعظم صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور دیگر دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 ستمبر 2012ء بمطابق 14 تبوک 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جماعت احمدیہ یوکے کے جلسہ سالانہ کا دنیا کو بڑا انتظار رہتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ یہاں خلافت کی وجہ سے اس کی مرکزی حیثیت ہے۔ اور پھر جغرافیائی صورت کی وجہ سے دنیا کی اکثریت یہاں کے جلسے کے پروگراموں سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ یوں تو جرمنی اور یورپ کے بعض ممالک بھی وقت کی لائن کے لحاظ سے اس کے قریب ترین ہیں لیکن لندن کے وقت کا اندازہ دنیا کو زیادہ ہے یا آسان سمجھا جاتا ہے کیونکہ ایک لمبا عرصہ انگریزوں نے دنیا کے بہت سارے ممالک میں حکومت بھی کی ہے۔ پھر لندن ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگوں کا آنا بھی آسان ہے۔ اور وہ نسبتاً آسانی سے آ جاتے ہیں۔ اور پھر یہاں کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس آسانی سے آنے کی وجہ سے بین الاقوامی نمائندگی بھی یہاں زیادہ ہوتی ہے۔

بہرحال یوکے کے جلسہ سالانہ کی اہمیت اپنی جگہ واضح ہے اور ہم نے دیکھا کہ گزشتہ دنوں اتوار کو یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ جلسہ کے بعد کے خطبہ میں مَیں عموماً دو مضامین کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک تو شکر گزاری کا مضمون ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری بھی ہوتی ہے اور کارکنوں کے لئے بھی شکریہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ دوسرے بعض کمیوں اور کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے۔ جن کے بارے میں جلسہ کے دوران پتہ لگتا ہے تا کہ آئندہ کے لئے بہتر صورتحال پیدا ہو سکے اور ان کمزوریوں کو دور کیا جا سکے۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کی شکر گزاری کا سوال ہے، اس سال میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر جگہ جماعت کو ایسے مواقع مہیا فرمائے جن سے احمدیت یعنی حقیقی (-) کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں اور ایسے طبقے میں جہاں (دین حق) کا حقیقی پیغام پہنچانا مشکل نظر آتا ہے، وہاں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی جماعت کو توفیق ملی۔ اور میرے مختلف ممالک کے دوروں کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے ہم نے دیکھے جن کا ذکر میں دوروں کے دوران اور اس کے بعد کے خطبات میں کر چکا ہوں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا یہ سلسلہ اس سال ایک نئی شان سے یورپ میں بھی اور افریقہ میں بھی، امریکہ میں بھی اور ہندوستان میں بھی ہمیں نظر آیا۔ اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ میں بھی ہر ایک نے مشاہدہ کیا اور محسوس کیا اور ان فضلوں کو حاصل کرنے والے بھی بنے۔ ہر دن اور ہر موقع شکر گزاری کی نئی راہیں ہمیں دکھاتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ شکر گزاری کی ان راہوں پر چلنے والا بنیں۔ ہر انعام و فضل اور اللہ تعالیٰ کی جماعت کے لئے تائید و نصرت ہمیشہ ہمیں شکر گزاری کی نئی منزلیں دکھانے والا بھی ہو۔ اور ہم اُس شکر گزاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے مزید انعاموں اور فضلوں کے وارث بننے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر شکر گزار بنو گے تو اور انعامات ملیں گے۔ فرمایا (-) (ابراہیم: 8)۔ اللہ تعالیٰ تو نوازتا ہے اور نوازنے کے موقعے عطا فرماتا ہے۔ یہ انسان ہے جو ناشکری کی وجہ سے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس یہ شکر گزاری بھی انسان کو ہی فائدہ دیتی ہے جو ایک مومن اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، بے احتیاج ہے، نہ ہی اُسے کسی کی مدد کی ضرورت ہے، نہ ہی کسی انعام کی ضرورت ہے، نہ ہی بندوں کے شکریہ کی ضرورت ہے۔ وہ تمام تر دولتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ پس ایسی ہستی کو ہماری شکر گزاری یا ہمارے شکر گزار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ جب انسانوں پر اپنا فضل نازل فرماتا ہے تو یہ بھی دیکھتا ہے کہ وہ شکر گزار بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر شکر گزار ہو جائیں تو فضل بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں مثلاً حضرت سلیمان کے حوالے سے بھی اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو دیکھ کر کہا کہ (-) (النمل: 41) تا کہ وہ مجھے

آزمائے مَیں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو شکر کرے وہ اپنی جان کے فائدے کے لئے ایسا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً میرا ربّ بے نیاز ہے اور صاحبِ اکرام ہے۔ وہی ہے جو فضل فرمانے والا ہے۔ پس یہ شکرگزاری انعامات لینے اور اعلیٰ خُلق کے اظہار سکھانے کے لئے ہے۔ شکر کرو گے تو اَور انعامات ملیں گے۔ تمہارے اخلاق بہتر ہوں گے۔ لیکن ایک دنیادار انسان کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خوشی اور انعامات کے وقت بھول جاتا ہے۔ پہلے اللہ یاد رہتا ہے اور جب مل جائے تو بھول جاتا ہے۔ بعض دفعہ نفس کہتا ہے کہ یہ سب کامیابی تمہاری محنت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تمہاری اچھی پلاننگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تمہارے کام کرنے والوں کی ٹیم کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (-) (سبا:14) کہ میرے بندوں میں سے بہت کم شکرگزار ہوتے ہیں۔

لیکن حقیقی مومن یقیناً اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتا ہے۔ ہم احمدی جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے، ہم تو اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں ہیں جو خدا تعالیٰ کے شکرگزار ہیں اور ہونا چاہئے۔ ہر فضل پر اَلحَمْدُ للّٰہ پڑھتے ہیں اور اُس کامیابی کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افسران سے لے کر عام کارکن تک کئی ایسے مخلص دیکھے ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے اپنی کامیابی کو، کام کی بہتری کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

پس جب تک ہم میں ایسے عبدِ شکور پیدا ہوتے رہیں گے اور ہم عبدِ شکور بنے رہیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو برستا دیکھتے رہیں گے۔ ہماری زبانیں جب تک اَلحَمْدُ لِلّٰہ کے الفاظ سے تر رہیں گی اور ہمارے دل اُس کے فضلوں پر اُس کے حضور سجدہ ریز رہیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

پس ہر کارکن، ہر افسر اور جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ترانے گائے، اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائے۔ جس خلوص سے ہمارے سجدے ہوں گے اور ہم سجدے کرنے والے بنیں گے اور شکرگزار ہوں گے تو اُسی قدر شدت سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی ہم پر بارش ہوگی، اُسی تیزی سے ہمارے قدم ترقی کی طرف بڑھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ہمیں ادراک ہوگا۔ اُن کا فیض ہم پر جاری ہوگا اور یوں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شکر کرنے والے نئے سے نئے نشانات دیکھتے ہیں۔ آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اور نشانات کا سلسلہ جماعت احمدیہ ہی دیکھ رہی ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی جو انسانی کوششیں ہیں اور جو عددی برتری ہمارے مخالفین ہم پر رکھتے ہیں، جو دولت کے ذخائر ہمارے مخالفین کے پاس ہیں، جو مالی وسائل، مادی وسائل اُن کے ہیں۔ جس طرح حکومتیں ہمیں ختم کرنے پر کمربستہ ہیں اور کوششیں کر رہی ہیں، جس طرح اللہ اور رسول کے نام پر بے علم عوام کو ہمارے خلاف بھڑکایا جاتا ہے اور خاص طور پر پاکستان میں تو یہ انتہا ہوئی ہوئی ہے، گویا کہ اس وقت مخالفینِ احمدیت کوئی بھی دقیقہ احمدیت کو ختم کرنے کا نہیں چھوڑ رہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا مسلسل فضل اور نشانات کا سلسلہ نہ ہوتا تو یہ دنیاوی کوششیں کب کی جماعت کو ختم کر چکی ہوتیں۔ یہ کم عقل نہیں سمجھتے کہ اس زمانے میں شکرگزاروں کی یہی ایک جماعت ہے جو جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے شکرگزاری کے جذبات سے سجدہ ریز ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید کھینچ لاتی ہے اور جب سجدے سے سر اُٹھا کر ان فضلوں کو دیکھتی ہے تو دوبارہ حمد و شکر کے جذبے سے سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ یہی اُسوہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے کہ اس طرح شکرگزاری کرو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جو نہ ختم ہونے والے خزانوں کا مالک ہے، وہ اپنے انعاموں کو بھی اتارتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ کاش ہمارے مخالفین اس حقیقت کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا چھوڑ دیں۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے انعامات کی جو بارش کی ہے، ان میں سے کس کس کا ذکر کیا جائے۔ کہاں سے وہ زبانیں لائیں جو خدا تعالیٰ کی شکرگزاری کا حق ادا کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود کا ایک فقرہ ہے کہ:

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کے لئے شکرگزاری کا یہ حق تو ہم ادا نہیں کر سکتے لیکن کوشش ضرور کر سکتے ہیں اور ہمیشہ کرتے چلے جانا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کو ہم حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ اللہ کرے کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ اہم مضمون ہمارے ذہنوں میں رہے اور ہمارے عمل اس کا اظہار کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ایک سرسری سی نظر بھی ہم ڈالیں تو ہمیں ایک لمبی فہرست شکریہ وصول کرنے کے لئے تیار کھڑی نظر آتی ہے، یا ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم شکریہ ادا کریں۔ کہیں رپورٹس سن کر اور پڑھ کر ہمیں جماعت کے تحت چلنے والے سکولوں اور ہسپتالوں کی ترقی شکرگزاری پر مجبور کرتی ہے۔ کہیں ہمیں ہسپتالوں سے شفا پانے والے غریبوں کے پُرسکون چہرے اور جماعت کے لئے دعائیہ الفاظ شکرگزاری کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہیں خدمت انسانیت کے تحت غریبوں کو پینے کا پانی مہیا ہونے پر غریب بچوں کے چہروں کی خوشی اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتی ہے۔ سات آٹھ سال کے ان بچوں کی خوشی جو اپنے گھروں کے استعمال کے لئے دو تین میل سے پانی لاتے تھے لیکن اب اُن کو اُن کے گھروں کے دروازوں پر پانی مہیا ہو گیا ہے اور اس پر وہ جماعت کا شکرگزار ہوتے ہیں تو پھر جماعت اس بات پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزار ہوتی ہے۔ جب ہم کہیں جماعتی ترقی کی رپورٹ سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو عطا ہونے والے مشن ہاؤسز اور (بیوت) پر اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوتے ہیں۔ کہیں ہم ایمان میں ترقی کے حیرت انگیز واقعات سن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اُس کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ کبھی ہم تکمیل اشاعت دین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہیا کردہ نظام اور اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوتے ہیں کہ اس زمانے میں اُس نے جماعت کو کیسی کیسی سہولتیں مہیا فرما دی ہیں جن کا تصور بھی آج سے بیس تیس سال پہلے ممکن نہیں تھا۔ کبھی ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال کوئی نہ کوئی نیا ملک عطا فرما رہا ہے جہاں احمدیت کا پودا لگ رہا ہے اور ہم حضرت مسیح موعود کے اس الہام کے پورا ہونے کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے مصداق بن رہے ہیں کہ مَیں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کبھی ہم لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کے احمدیت قبول کرنے پر سجدہ شکر بجا لا رہے ہوتے ہیں کہ ایک طرف تو مخالف نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا ہوا ہے، لیکن اُنہی میں سے ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں جن میں سے قطراتِ محبت ٹپک رہے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے عاشقِ صادق پر بھی درود بھیج رہے ہیں اور کوئی ظلم اور مخالفت اُنہیں حق قبول کر سکنے سے نہیں روک سکی۔

پھر اس سال جلسہ کی حاضری کا خوف تھا کہ شاید گزشتہ سالوں کی نسبت نصف حاضری ہوگی کیونکہ سکول کھل گئے تھے، والدین کی مصروفیت ہو گئی تھی، وہ نہیں آ سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور ہمیں شرمندہ کیا کہ تم جماعت کے افراد کے اخلاص و وفا کو انڈر ایسٹیمیٹ (Under Estimate) کر رہے ہو۔

پس کس کس طرح اللہ تعالیٰ کا ہم شکر کریں۔ ہر کارکن اور ہر شامل ہونے والا اس بات پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا بلکہ بعض تو ہمیں لکھتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بہتر لگا ہے اور ہر لحاظ سے زیادہ بہتر لگا ہے۔

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم عبدِ شکور نہ بنیں۔ اور پھر اس بات پر بھی ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہیں کہ عمومی طور پر ہر شاملِ جلسہ صحت کی حالت میں رہا اور خیریت سے اپنے اپنے گھروں کو واپس پہنچا۔ یہ تو چند باتیں میں نے بیان کی ہیں، ان کی تفصیلات میں جاؤں تو کافی وقت چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے ہم پر جو فضل ہو رہے ہیں اس کے لئے صفحات کے صفحات بھر سکتے ہیں۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ایک سلسلہ ہے جو ہمیں شکرگزاری پر مجبور کرتا ہے، ہمیں شکرگزاری کا ادراک عطا کرتا ہے۔ یہ تو شکرگزاری کا وہ مضمون ہے جو انتظامیہ کے لئے بھی ہے، کارکنوں کے لئے بھی ہے اور ہر شاملِ جلسہ کے لئے بھی ہے کہ اگر اُس کا حقیقی عبد اور اُس کا حقیقی بندہ بننا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں۔

جلسہ کے دنوں میں ایک ایسا سلسلہ بھی چلتا ہے جو بندوں کو بندوں کا شکرگزار بنانے والا ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اس میں کارکنان اور کارکنات جو جلسہ کے کام کر رہے ہوتے ہیں وہ شامل ہیں۔ جن میں مختلف شعبہ جات کے کارکنان ہیں جو ہمارے مہمانوں کے لئے رہائشی سہولتیں مہیا کرتے ہیں، نہانے دھونے کی سہولت مہیا کرتے ہیں، ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں،

کھانے پکانے کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں، کھانا کھلانے کی سہولت بھی مہیا کرتے ہیں۔ پھر کھانے کے بعد کی صفائی کا انتظام ہے اُس کی سہولت مہیا کرتے ہیں۔ حفاظت کے انتظام کرتے ہیں۔ اس کے لئے خدام الاحمدیہ ہر وقت مستعد رہتی ہے۔ اس مرتبہ مجھے نئے آنے والے مہمانوں، جن میں غیر از جماعت اور بعض ملکوں کی بڑی شخصیات بھی تھیں، کے علاوہ ہر سال آنے والے بعض مہمانوں نے بھی بتایا کہ عمومی طور پر جلسہ سالانہ کا انتظام گزشتہ سال کی نسبت بہت بہتر تھا۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بھی ہیں اور اُن کارکنوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ کافی بہتری مختلف شعبہ جات میں اس سال آئی ہے۔

پس یہی چیز ہے جو ہمارا خاص نشان ہونی چاہئے کہ ہمارے انتظام میں ہر سال بہتری ہو۔ انسانی کاموں میں کبھی یہ ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ اس میں سو فیصد پرفیکشن (Perfection) آ جائے گی، درستگی آ جائے گی، سو فیصد بہترین ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی انسان بھی سو فیصد کامل نہیں ہو سکتا سوائے ایک انسان کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوا جو انسانِ کامل ہو۔ لیکن آپؐ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دینی معاملات میں تو کامل بنایا ہے، اُن دنیاوی معاملات میں نہیں جن میں اُس نے میری رہنمائی نہیں فرمائی۔

پس ایک انسان ہونے کی وجہ سے ہمارے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں تو ہوں گی لیکن اگر ہم ان کمزوریوں اور کمیوں کی اصلاح کے لئے تیار رہیں تو پھر ہمیشہ بہتری کی طرف ہمارے قدم بڑھتے رہیں گے۔ دنیا کو تو ہماری کوششیں یا ہمارے کام بہت اعلیٰ معیار کے لگتے ہیں لیکن ہمیں احساس ہونا چاہئے کہ بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔

نائیجیریا سے آئے ہوئے ایک چیف نے مجھے کہا کہ ان حالات میں جس طرح جلسہ کا ایک عارضی انتظام ہوا ہے، ایک پورا شہر بسایا جاتا ہے، اس سے زیادہ بہتری اور ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ ہم اس بات پر اُس مہمان کے شکر گزار تو ضرور ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ محض اور محض اُس کے فضل سے مہمان ہم سے خوش گیا ہے۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہماری انتہا تھی جو ہم نے حاصل کر لی۔ ہماری کوشش تو خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

اس مرتبہ غیر ملکی مہمانوں کو جن میں ایک کثیر تعداد غیر از جماعت مہمانوں کی بھی تھی، بجائے کرائے پر جگہ لینے یا ہوٹل کا انتظام کرنے کے جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت میں ٹھہرایا گیا تھا۔ جامعہ احمدیہ یوکے کی نئی عمارت بھی چند ماہ قبل ہی خریدی گئی ہے۔ یہ عمارت وسیع رہائشی انتظام کے علاوہ جگہ کے لحاظ سے بھی بہت خوبصورت مقام میں ہے۔ پہاڑیوں کے اوپر اور جنگل میں گھری ہوئی ہے لیکن آبادی کے بھی قریب ہے۔ پھر باہر سے آنے والوں کو عموماً مَیں کہا کرتا ہوں کہ اسے جا کر دیکھو۔ یہ جماعت کی ایک اچھی پراپرٹی بنی ہے۔ جو بھی یہ جگہ دیکھتا ہے تعریف کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ بھی اللہ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت پر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ ہمیں غیر معمولی طور پر کم قیمت پر مل گئی۔ یہ جگہ ہوٹل کے طور پر بھی اور اسی طرح مختلف کانفرنسوں کے لئے بھی استعمال ہوتی تھی۔ اس لئے ہمارے رہائش کے مقصد کو بھی اس نے احسن طریق پر پورا کیا۔ بہر حال ہمارے تمام غیر از جماعت معزز مہمان جن میں بعض ملکوں کے وزیر بھی شامل تھے، یہاں ٹھہرے اور انتظام اور جگہ کی بہت تعریف کی۔ ان معزز مہمانوں نے اپنے تاثرات میں مجھے یہ بھی کہا کہ ایک بچے سے لے کر جو جلسہ گاہ میں پانی پلا رہا تھا، بڑے تک ہر ایک کو میں نے یا ہم نے خدمت پر کمربستہ اور خوش مزاج دیکھا۔ تو یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں۔ کارکنان کو بھی ان مہمانوں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے اُن کی صرف اچھائیاں دیکھی ہیں۔ ہر ایک میں کچھ نہ کچھ کمزوریاں تو ہوتی ہیں لیکن یہ بھی مہمانوں کی وسعتِ حوصلہ ہے کہ انہوں نے اپنے میزبانوں کا شکریہ احسن رنگ میں ادا کیا ہے۔ اور شکریہ کے انتہائی جذبات کے ساتھ اظہار کیا ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی غیر از جماعت مہمان ہمارے نظام، جلسہ کے ماحول، لوگوں کے حسن سلوک سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ اس کے لئے بھی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے، مَیں بھی کرتا ہوں اور ہر احمدی کو کرنا چاہئے، وہاں کارکنان کا بھی ہر شاملِ جلسہ کو شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ مَیں بھی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے رات دن ایک کر کے اس جلسہ کے نظام کو خوب چلایا اور نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے۔

اسی طرح عمومی طور پر انتظامیہ کو ہر شامل جلسہ کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے جلسہ کے مقصد کو سمجھا اور کارکنان اور انتظامیہ سے تعاون کیا تا کہ یہ سارا نظام خوبصورتی سے اور بغیر کسی بڑے مسئلہ کے چلتا رہے۔

عام مہمانوں نے اس مرتبہ جن باتوں کی عمومی تعریف کی ہے وہ غسل خانوں وغیرہ کا صفائی کا بہترین نظام تھا۔ مجھے اکثر نے لکھا کہ غسل خانوں میں گرم پانی کی سہولت بھی بہت اچھی تھی۔ اس سے پہلے وہ گرمی میں بھی ٹھنڈے پانی سے نہاتے تھے تو سردی لگتی تھی لیکن اس دفعہ ٹھنڈ کے باوجود گرم پانی کی وجہ سے اچھی طرح نہا سکے۔ اس مرتبہ اس پر خاص توجہ افسر جلسہ سالانہ نے دی تھی کہ صفائی کے نظام کے لئے ایک علیحدہ اور بہتر نظامت قائم کی جائے۔ الحمد للہ کہ یہ تجربہ جو انہوں نے کیا تھا وہ کامیاب رہا۔ دوسرے جلسہ گاہ میں آواز کی بھی عمومی طور پر لوگوں نے تعریف کی ہے۔ **آواز پہنچانے کا نظام ایسا ہے جو انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر یہ صحیح نہ ہو تو جلسہ پر آنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی باتیں سننے کے لئے لوگ آتے ہیں، اگر وہ نہ ہو تو پھر شور شرابہ ہی ہوگا، ایک میلہ ہی ہوگا۔** مردوں کی طرف مارکی کے مین حصہ میں سے تو عمومی طور پر اس نظام کے تسلی بخش ہونے کی ہی اطلاع ہے۔ گو عورتوں کی طرف سے مجھے ابھی تک کوئی شکایت تو نہیں پہنچی لیکن عورتوں کے سیشن میں جب مَیں خود وہاں گیا ہوں تو سٹیج پر آواز پہنچنے کا نظام بہت خراب تھا۔ مجھے تو بالکل تلاوت یا نظم کی صحیح طرح سمجھ نہیں آئی۔ اس طرف آئندہ انتظامیہ کو توجہ دینی چاہئے۔ اسی طرح مردوں کے سٹیج پر بیٹھے ہوؤں میں سے ایک شکایت مجھے آئی ہے کہ سٹیج پر بعض تقاریر کی آواز صحیح نہیں آ رہی تھی،، گو شکایت کرنے والے نے یہ بھی لکھ دیا کہ شاید میرے کانوں کا قصور ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کانوں کا قصور نہیں تھا، سٹیج پر بہر حال انتظام صحیح نہیں ہوتا۔ جس طرح مارکی کے باقی حصوں میں اچھی آواز پہنچانے یا مارکی سے باہر اچھی آواز پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے سٹیج پر بھی اچھی آواز کا انتظام ہونا چاہئے۔ اگر یہ انتظام نہیں کر سکتے تو پھر لوگوں کو، مرکزی نمائندوں کو بھی جو قریباً اڑھائی تین سو لوگوں کو سٹیج پر بٹھایا جاتا ہے یہ نہ بٹھایا کریں۔ وہ پھر سامنے بیٹھ کر اچھی طرح سنیں۔

اسی طرح بچوں کی مارکی میں ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ کم از کم ایک حصہ میں تو ایسی اچھی آواز ہو کہ بچوں کی جو مائیں جلسہ سننا چاہتی ہوں وہ سن سکیں۔ عموماً یہ شکایت آتی ہے کہ بعض دفعہ شور کی وجہ سے بالکل آواز سمجھ نہیں آتی، حالانکہ لاؤڈ سپیکر کی آواز بہتر اور اونچی کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے اگر ٹیکنیکل مدد لینے کے لئے ضرورت ہے تو کسی پروفیشنل سے لینی چاہئے۔

ضمناً یہ بھی ذکر کر دوں کہ کینیڈا کے جلسہ پر آواز کے نظام کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی تو عید کے موقع پر انہوں نے اُنہی ہالوں میں جن میں جلسہ منعقد ہوتا ہے عید کا بھی انتظام کیا ہوا تھا اور اب مجھے لوگوں کی طرف سے اور انتظامیہ کی طرف سے بھی وہاں سے اطلاع آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے اس نظام میں بہت بہتری پیدا ہوئی ہے، تقریباً نوّے پچانوے فیصد اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ صرف اس لئے کہ میرے کہنے کی وجہ سے انتظامیہ کی اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے جو پہلے پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ انہوں نے بہتر پروفیشنلز کے ذریعہ سے اس دفعہ کام کروایا اور اس کا فائدہ ہوا۔ پس آواز کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ آواز کی کوالٹی پر بھی ہمیں بہت زور دینا چاہئے اور کبھی بھی اس پر کمپرومائز نہیں ہونا چاہئے۔ معمولی سی کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

میں نے کینیڈا کا اس لئے ذکر کر دیا کہ پہلے دو دفعہ اُن کا ذکر خطبوں میں آ چکا تھا جس کی وجہ سے انتظامیہ کافی پریشان تھی۔ اچھا کام کیا تو تھوڑی سی اُن کی تعریف بھی ہو جانی چاہئے۔

کھانے کا نظام بھی عموماً بہت اچھا رہا لیکن بعض دفعہ کھانا لیٹ ہو جاتا رہا ہے۔ میری اطلاع یہ ہے کہ ایک کھیپ نے کھانا کھا لیا تو دوسرے لوگوں کے آنے کے بعد کھانا آنے میں دیر ہو گئی، تقسیم میں دیر ہو گئی یا تیار نہیں تھے جو بھی وجہ تھی۔ افسر جلسہ سالانہ کو اس بارے میں تحقیق بھی کرنی چاہئے کہ کیوں ایسا ہوا اور اس کی طرف توجہ بھی دینی چاہئے۔ کھانا کھلانے والے تو اُسی وقت ہی کھانا کھلا سکتے ہیں اور مہمان نوازی کا حق ادا کر سکتے ہیں جب اُن کے پاس کھلانے کو بھی کچھ ہو۔ بیچارے نوجوان کارکن بعض دفعہ اس کمی کی وجہ سے خود بھی مہمانوں کے سامنے شرمندہ ہو رہے ہوتے تھے۔

اسی طرح کھانا کھلانے کی مارکی کی شکایت تو نہیں آئی لیکن **ایک دن ایک کھانے کے وقت میں مَیں خود چیک کرنے چلا گیا تھا اور وہاں مَیں نے دیکھا کہ رَش کے وقت بمشکل لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھا رہے تھے، ایک دوسرے میں بالکل پھنسے ہوئے تھے۔ جگہ تنگ تھی اور اس تنگ جگہ کی وجہ سے بعض دفعہ سالن وغیرہ بھی دوسروں کے کپڑوں پر گرنے کا احتمال ہوتا ہے** جو ایک فریق کے لئے جہاں

شرمندگی کا باعث بنتا ہے، وہاں بعض دفعہ بدمزگیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے انتظامیہ اس کو نوٹ کرے اور آئندہ کے لئے کھانے کی مارکی بڑی ہونی چاہئے۔ میزوں کا فاصلہ ذرا زیادہ ہونا چاہئے۔ ایسی بچت جس سے مہمان کو تکلیف ہو اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے، نہ ایسی بچت کرنی چاہئے۔

لجنہ کی طرف سے عمومی طور پر تو بڑی اچھی رپورٹ ملی ہے لیکن لجنہ کی مہمان نوازی کا ایک شعبہ خاص طور پر وہ جو تبشیر کے زیرِ انتظام تھا اور ایک لحاظ سے یہ مرکزی تھا، اسے لوکل مقامی لجنہ کا نہیں کہا جا سکتا، اس کے متعلق مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہاں غلط قسم کی سختی کی گئی اور بدتمیزی کی گئی ہے جو غیر ملکی مہمانوں سے، خاص طور پر عربوں سے کی گئی۔ یہ شکایت ملی ہے کہ کھانا ڈالنے کے لئے آنے والیوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا۔ دعوت والے دن بھی جب تبشیر کی دعوت ہوتی ہے سنگاپور سے ایک مہمان آئی تھیں۔ اُسی وقت پہنچی تھیں یا کسی اور وجہ سے اُن کے ہاتھ میں بیگ تھا، وِیلر تھا تو اُن سے بدسلوکی کی گئی۔ آرام سے بھی سمجھایا جا سکتا تھا۔ اگر روکنا تھا تو شریفانہ طریقے سے کہا جا سکتا تھا کہ (وِیلر) اندر نہ لائیں یا ایک جگہ رکھ دیں۔ اُن سے لے کے رکھا جا سکتا تھا۔ بہرحال اس میں جلسہ سالانہ کی انتظامیہ سے زیادہ تبشیر کی انتظامیہ کا قصور ہے۔ اس لئے اُن کو بھی اس بارے میں اُن لوگوں سے معافی مانگنی چاہئے اور استغفار کرنی چاہئے۔

عربوں میں خاص طور پر زبان کا مسئلہ ہوتا ہے، دوسروں میں بھی، سنگاپور، انڈونیشیا وغیرہ سے یا دوسرے ملکوں سے بھی مہمان مرد عورتیں آتی ہیں، ہر جگہ جہاں زبان کا مسئلہ ہے، وہاں بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک یہ شکایت جو پہلے بہت زیادہ ہوتی تھی، اس دفعہ تو اِکّا دُکّا ہی ہے کہ جب بعض مائیں اپنے بچوں کو مین مارکی میں لے آتی ہیں تو بجائے اس کے کہ ماؤں کو روکا جائے، ڈسپلن قائم کرنے والی عورتیں بچوں کو پکڑ کر گھسیٹ کر باہر لے جاتی ہیں۔ یہ نہایت غلط طریق ہے۔ تمام عمر کے لئے اس طرح بچے کو دہشت زدہ کرنے والی بات ہے۔ اور پھر اسی طرح جلسوں سے متنفر کرنے والی بات ہے۔ پانچ چھ سال کے بچے اگر مین مارکی میں آ بھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ عموماً اس عمر کے بچے شور نہیں کرتے یا ماں باپ کے کہنے پر، اِکّا دُکّا ہوں تو قابو میں آ جاتے ہیں، خاص طور پر لڑکیاں تو کافی شرافت دکھاتی ہیں۔ بہرحال اگر پھر بھی ان سے شور سنیں تو آرام سے ماؤں کو کہیں کہ بچے کو لے کر باہر چلی جائیں لیکن بچے پر ڈیوٹی والیوں کو کسی قسم کی سختی نہیں کرنی چاہئے۔ ہر حال میں ہر جگہ ہمارے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ تمام متعلقہ شعبہ جات ان کمزوریوں کا پتہ کروائیں جو اُن کے شعبوں سے متعلق تھیں اور پھر اُن کو نوٹ کریں، ریڈ بُک (Red Book) میں نوٹ کریں اور آئندہ کے لئے جب جلسہ سالانہ کے انتظامات کریں تو ان چیزوں کو سامنے رکھیں کیونکہ یہ جو ذرا ذرا سی بے احتیاطی ہے، اچھے بھلے کاموں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اگر ترقی کرنی ہے تو سنجیدگی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور ہم نے یقیناً ترقی کرنی ہے۔ پس انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا سے جلسے کی مبارکباد کے جو خطوط مجھے آ رہے ہیں، ان میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کے دنیا میں رہنے والے تمام احمدی بہت زیادہ شکرگزار ہیں کہ اُن کی وجہ سے انہوں نے جلسہ میں شمولیت کی اور باقی پروگرام دیکھے اور اُن کو موقع ملا کہ وہ دیکھ سکیں۔ اس مرتبہ جلسے کی کارروائی کے علاوہ جلسے کے وقفے کے دوران میں جو پروگرام ہوئے ہیں، اُن کے معیار اور نفس مضمون کی بھی لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ میں نے تو نہیں دیکھے لیکن میرا خیال ہے ریکارڈنگ دیکھوں گا کیونکہ کہتے ہیں بڑے متنوع قسم کے پروگرام تھے اور معیار بھی بہت اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگرام بنانے والوں اور پروگرام میں شامل ہونے والوں کو جزا عطا فرمائے جنہوں نے ان دنوں میں دنیائے احمدیت کو ایم ٹی اے کے ساتھ چمٹائے رکھنے کی کوشش کی ہے۔

ایم ٹی اے العربیہ بھی اپنے لائیو پروگرام دیتا رہا ہے، اس کا بھی بڑا اچھا اثر رہا۔ اس مرتبہ جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ ایم ٹی اے کو انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھی وسعت دی گئی ہے اور رپورٹس کے مطابق تین لاکھ افراد سے زیادہ نے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے جلسہ کا پروگرام دیکھا ہے۔

بہرحال مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں، جلسہ کی برکات کو یہاں شامل ہونے والوں نے محسوس کیا جیسا کہ میں نے کہا اور دنیا میں ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ شامل ہونے والوں نے بھی محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرمائے جو اُس کے حقیقی شکرگزار ہوتے ہیں۔ یہ برکات ہمیشہ رہنے والی ہوں اور آئندہ سال کا جلسہ سالانہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر برکات لانے والا ہو۔

آجکل دنیائے (-) کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ (-) ممالک اور امتِ (-) کو بہت دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ ایسے جال میں پھنس رہے ہیں اور پھنستے چلے جا رہے ہیں جو اپنے لالچوں کی وجہ سے بھی، خودغرضانہ مفادات کی وجہ سے بھی اور (-) مخالف قوتوں کی وجہ سے بھی (-) اُمّہ کو ہر لحاظ سے بے دست و پا کر رہا ہے اور ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ جان بوجھ کر فسادات کے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں جس سے (-) بجائے ایک صحیح ردّعمل دکھانے کے غلط ردّعمل دکھا کر اپنے اوپر اور مصائب سہیڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر طرح سے محفوظ رکھے۔ بہت زیادہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ (-) اُمّہ کو بھی عقل دے کہ یہ بھی اُس تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں جو اللہ اور اُس کے رسول نے ہمیں بتائی ہے۔

نمازوں کے بعد میں کچھ جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک تو جنازہ حاضر ہے جو مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب کا ہے جو تعلیم الاسلام سکول کے ریٹائرڈ ٹیچر تھے۔ آجکل شیفیلڈ میں تھے۔ تہتر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اپنے رشتے کے چچا کی (دعوت) کی وجہ سے بڑی تحقیق کر کے انہوں نے 1960ء میں احمدیت قبول کی اور پھر بجائے سرکاری نوکری کرنے کے کوشش کر کے ربوہ میں شفٹ ہوئے تا کہ جماعت کے سکول میں ملازمت کریں۔ پہلے جماعت کے پرائمری سکول میں رہے پھر ہائی سکول میں بطور استاد رہے۔ بہت نیک، دعاگو، تہجد گزار، مخلص فدائی احمدی تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر انہوں نے خدمت کی توفیق پائی ہے اور اس وقت بھی چند سالوں سے شیفیلڈ میں آئے ہوئے تھے اور وہاں سیکرٹری وصایا تھے۔ (دعوت الی اللہ) کا بھی شوق تھا۔ ان کی والدہ اور بھائی بھی انہی کی (دعوت) سے احمدی ہوئے تھے۔ ربوہ کے اردگرد بھی (دعوت الی اللہ) کے لئے جاتے تھے اور اللہ کے فضل سے کئی پھل انہوں نے حاصل کئے۔ (دعوت الی اللہ) کی وجہ سے ان کو مقدمات کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے بری فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا بھی گہرا مطالعہ تھا۔ کہتے ہیں کہ جو ضرورت کے حوالے ہوتے تھے وہ زبانی یاد تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ان کی یادگار ہیں۔ ان کے ایک بھائی مکرم ملک محمد اکرم صاحب مانچسٹر میں ہمارے (مربی) سلسلہ ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب کا ہے۔ نواز صاحب کے والد احمد علی صاحب نے 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اَن پڑھ تھے لیکن بڑے فدائی تھے اور بڑے مخلص تھے۔ محمد نواز صاحب پولیس میں بطور کانسٹیبل ڈیوٹی دیا کرتے تھے اور جماعت سے بھی ان کا اور بچوں کا کافی تعلق ہے۔ گزشتہ روز یہ کراچی میں اپنی ڈیوٹی پر تھے اور موٹر سائیکل پر ڈیوٹی سے جا رہے تھے کہ نامعلوم دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کر دی۔ سر میں گولیاں لگیں جس سے موقع پر شہادت ہو گئی۔ غالب خیال یہی ہے کہ جماعت کی مخالفت کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔ اللہ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ محکمہ کے ساتھی بھی ان کے کام کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ان کے دو بیٹے، اہلیہ اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند کرے۔

تیسرا جنازہ غائب مکرمہ وے مریم کوریاباہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گیمبیا کا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ گیمبیا کی بڑے عرصے سے صدر تھیں۔ 7 اور 8/اگست کی درمیانی رات ان کی وفات ہوئی۔ ایک ہفتہ قبل یہ شدید بیمار ہوئیں۔ ہسپتال میں داخل تھیں لیکن جانبر نہ ہو سکیں۔ مرحومہ علیو ایمبا صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت گیمبیا کی اہلیہ تھیں۔ وہاں کے حالات کی وجہ سے ان کو بڑا لمبا عرصہ اجازت ملی تھی کہ صدر کے طور پر کام کرتی رہیں، اس لئے تیرہ سال کا لمبا عرصہ ان کو صدارت کی توفیق ملی۔ ہر لحاظ سے لجنہ کو انہوں نے مضبوط کیا۔ اجتماعات کا آغاز کیا۔ انہوں نے لجنہ کو بڑا آرگنائز کیا۔ جماعت کی ہر خدمت پر لبیک کہنے والی تھیں۔ بڑی سادہ اور منکسر المزاج اور محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ لجنہ اماء اللہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے اور خود بھی بہت قربانی کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

جیسا کہ میں نے کہا ان سب کی نمازِ جنازہ ابھی ادا کی جائے گی۔ ایک جنازہ حاضر ہے۔ نمازوں کے بعد میں نمازِ جنازہ کے لئے نیچے جاؤں گا۔ احباب یہیں (بیت) میں رہیں اور میرے ساتھ جنازہ ادا کریں۔

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کو خدائے عزو جل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرأ...... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا"۔ آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ "میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے ...۔"

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

"اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔"

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

"طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلباء اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ قوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448

موبائل: 0092 321 7700833

0092 333 6706649

E-mail:

assistance@nazarattleem.org

URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

قرارداد تعزیت

(بروفات مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب)

مربیان و معلمین سلسلہ ضلع راولپنڈی نے محترم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کی وفات پر قرارداد تعزیت پیش کی۔ جس میں انہوں نے محترم امیر صاحب کی سیرت و خدمات دینیہ کا ذکر کیا ہے۔

ادارہ الفضل کی طرف یہ اضافہ کیا جاتا ہے کہ محترم امیر صاحب کا جنازہ راولپنڈی پہنچنے پر 4 نومبر 2012ء کو امیر صاحب کے گھر کے باہر سڑک پر نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جو کہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے پڑھائی اور اردگرد کی جماعتوں کے افراد نے کثرت سے شمولیت کی۔ بعد میں جنازہ ربوہ لایا گیا اور ربوہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ جس میں راولپنڈی اور دیگر جماعتوں کے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

محترم امیر صاحب نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ گوہر سلطانہ صاحبہ چار بیٹے مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب کینیڈا، مکرم نعیم الرحمٰن صاحب مکرم عطاء الحفیظ صاحب، مکرم عطاء القدوس صاحب لندن، دو بیٹیاں محترمہ ناصرہ مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ندیم احمد صاحب لندن اور محترمہ منصورہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم احسن کاہلوں صاحب سوئٹزر لینڈ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ صدمہ برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز محترم امیر صاحب کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کے لئے فون نمبر 36320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ ششماہی =/1050 روپے

☆ سہ ماہی =/525 روپے

☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاد دہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

(منتھا رائیر کنڈیشنڈ کوچز)
ربوہ سے کراچی نان سٹاپ
پہلا ٹائم۔ دوپہر 12:45 بجے دوسرا ٹائم۔ 4:15 بجے سہ پہر
تیسرا ٹائم۔ شام 6:15 بجے چوتھا ٹائم۔ رات 7:30 بجے
براستہ صادق آباد، سکھر، مورو، حیدرآباد
ربوہ لائنز بس سٹاپ ربوہ
047-6211222,6214222
0345-7874222

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور موثر دوائیں
مرض اٹھرا، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔ اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا، تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
☆ نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں ☆
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
1954 ناصر NASIR 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

ایم ٹی اے کے پروگرام

22 نومبر 2012ء

12:40 am	ریئل ٹاک
1:45 am	فقہی مسائل
2:20 am	کڈز ٹائم
2:55 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء
4:15 am	انتخاب سخن
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء
7:05 am	فقہی مسائل
7:30 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:45 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	بیت الواحد فیلتھم کا سنگ بنیاد
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:10 pm	ترجمۃ القرآن
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:25 pm	پشتو سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:50 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 نومبر 2012ء
8:25 pm	آئینہ
9:05 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:40 pm	روحانی خزائن
10:10 pm	ترجمۃ القرآن
11:20 pm	یسرنا القرآن

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔ **"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"**

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین (خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔نومبر

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:12

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

EXIDE - FB-TOKYO - MILLT
OSAKA-VOLTA- PHOENIX-AGS
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کیساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر: حفیظ بیٹری سنٹر بالمقابل جنرل بس سٹینڈ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر 0333-6710869 راشد محمود: 0300-7716284

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,054741575

FR-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

Education Concern
University of Dundee
Seminar Study in UK
University Of Dundee
Meet the International Officer from University of Dundee & get admission & scholarship information.
Venue & Time:
PC Hotel Lahore-Board Room F -18th Nov. 2012-
Sunday-from 11:00 am to 6:30 pm.
Education Concern,
67-C, Faisal Town, Lahore.
04235162310//03314482511
03028411770
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458